Al-Raqīm (Research Journal of Islamic Studies)
ISSN: 3006-2225 (Print), 3006-2233 (Online)
Volume 03, Issue 01, January-June 2025.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim/index
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islāmia University of Bahāwalpur, Raḥīm Yār Khān Campus, Pakistan
Email: editor.alraqim@iub.edu.pk

خوراک کی اہمیت اور اس کی حفاظت: تعلیمات نبوی کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

The Importance of Food and Its Safety: A Research Review in the Light of Prophetic Teachings

Dr. Muhammad Shahid
Assistant Professor, Department of Hadith & Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad.
https://orcid.org/0000-0002-7178-5963
email: shahid_edu98@yahoo.com

ABSTRACT:

Food is one of the fundamental necessities of human life, not only serving as a means of physical survival but also influencing health, character, and spiritual well-being. As a comprehensive code of life, Islam provides clear guidance on all aspects of human existence, including the ethics of food consumption and preservation. The Prophetic teachings (Sunnah) of the Prophet Muhammad ﷺ offer profound insights into the responsible and balanced use of food.

This research article aims to analyze the importance of food, the etiquettes of its consumption, the condemnation of extravagance, and the emphasis on its protection and preservation as reflected in the Ḥadīth literature. It explores various dimensions of the Prophet's ﷺ guidance, such as moderation, gratitude, avoidance of wastage, and respect for leftover food to present a holistic Islamic perspective on food ethics.

Moreover, the study attempts to contextualize these teachings in light of contemporary global challenges such as food insecurity, wastage, and environmental concerns. This research seeks to highlight the moral and social responsibilities that Islam places on individuals and societies to ensure sustainable and ethical food practices.

Keywords:

Food ethics, Prophetic teachings, Sunnah, wastage, moderation, food preservation, sustainability.

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

اسلام جہاں انسانیت کی فکری، عملی اور دوسرے انسانوں ے ساتھ تعلقات سے متعلق راہ نمائی کرتا ہے وہاں انسانی نشو و نما، بقاء اور تحفظ سے متعلق بھی تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ خوراک حیات انسانی کے لیے ضروری ہے جس سے متعلق تعلیمات نبوی میں وضاحت کی گئی ہے۔ انسانی فکر و عمل پر خوراک کے براہ راست اثرات ہیں۔ جو اشیاء انسانی جسم، انسانی عمل اور انسانی اخلاق کے لیے مفید ہیں ان کو حلال قرار دیا گیا ہے اور جو اشیاء انسانی جسم، عمل اور اخلاق کے لیے مضر ہیں ان کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح تعلیمات نبوی میں حلال اور حرام میں فرق واضح کیا گیا ہے۔ حلال کے استعمال کا حکم دیا گیا ہے اور حرام کی ممانعت کی گئی ہے اور حلال و حرام کی تفصیلات مہیا کی گئی ہیں۔

1. خوراک کی اہمیت

خوراک کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر انسان اپنی نشو و نما اور زندگی کی بقاء کے لیے اس کا استعمال کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے اس کو اپنا انعام قرار دیا ہے اور زمین سے انسان کی خوراک کے لیے بہت ساری چیزیں پیدا فرمائی ہیں اور ان کو اپنا احسان قرار دیا ہے۔ خوراک میں اناج پھل گوشت اور پانی شامل ہیں۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر ان کا تذکرہ فرمایا ہے

سورہ عبس میں ارشاد باری تعالی ہے:

{فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا (27) وَعِنَبًا وَقَضْبًا (28) وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا (29) وَحَدَائِقَ غُلْبًا (30) وَفَاكِهَةً وَ أَبًّا (31) مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ }[1]

پھر اگایا اس میں اناج۔ اور انگور اور ترکاری۔ اور زیتون اور کھجوریں۔ اور گھن کے باغ اور میوہ۔ اور گھاس کام چلانے کو۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے۔

مذکورہ آیات میں خوراک کی مختلف انواع کا ذکر ہے۔ ان اشیاء کو انسانوں اور جانوروں کے نفع کی چیز بتلایا گیا ہے۔

سورۃ القریش میں ارشاد باری تعالی ہے

{الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ}[2]

جس نے ان کو کھانا دیا بھوک میں اور امن دیا ڈر میں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے انعام کا تذکرہ فرما رہے ہیں کہ ان کو خوراک مہیا کی۔

2. حلال اور طیب خوراک سے متعلق تعلیمات

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ} [3]

آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ان کے لیے حلال ہے، کہہ دیں تم کو حلال ہیں ستھری چیزیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔

ایک حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ [4]

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔

اس حدیث سے حلت و حرمت کا معیار معلوم ہوتا ہے کہ حلال وہ ہے جو کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور حرام وہ ہے جو کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

سنن الکبریٰ للبیھقی میں ایک روایت ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: " إِنَّ اللهَ فَرَضَ فَرَائِضَ، فَلَا تُضَيِّعُوهَا , وَحَدَّ حُدُودًا، فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَنَهَى عَنْ أَشْيَاءَ، فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رُخْصَةً لَكُمْ , لَيْسَ بِنِسْيَانٍ، فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا" [5]

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ امور فرض قرار دیئے ہیں، پس انہیں ضائع نہ کرنا، اور کچھ امور کی حد بندی فرمادی ہے، پس اس سے تجاوز اختیار نہ کرنا، اور کچھ اشیاء کو حرام قرار دیا ہے، پس انہیں پامال نہ کرنا، اور کچھ اشیاء سے خاموشی اختیار فرمائی ہے، بھول کر نہیں، بلکہ تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتے ہوئے، پس انہیں کریدنے کی کوشش نہ کرنا۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلت و حرمت کا دائرہ بیان کر دیا ہے اور اس کی پابندی کا حکم دیا ہے۔

سورۃ المائدہ کی درج ذیل آیت میں بحری اور خشکی کے شکار کی حلت و حرمت سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے

{أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ} [6]

حلال ہوا تمہارے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا، تمہارے فائدہ کے واسطے اور سب مسافروں کے اور حرام ہوا تم پر جنگل کا شکار جب تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس تم جمع ہو گے۔

3. اشیاء میں اصل اباحت ہے

قرآن اور تعلیمات نبوی کی روشنی میں فقہاء نے حلت و حرمت سے متعلق ایک اصول وضع کیا ہے

«الأصل في الأشياء الإباحة» [7]

اشیاء میں اصل اباحت ہے۔

فقہاء نے یہ اصول سورۃ البقرۃ کی آیت 29 سے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے بشر طیکہ وہ چیز نجس نہ ہو۔

تفسیر المنار میں یہ تفصیل بھی موجود ہے کہ اباحت سے کیا مراد ہے۔ عبارت درج ذیل ہے

«وَالْمُرَادُ إِبَاحَةُ الِانْتِفَاعِ بِهَا أَكْلًا وَشُرْبًا وَلِبَاسًا وَتَدَاوِيًا وَرُكُوبًا وَزِينَةً» [8]

اباحت سے مراد یہ ہے کہ اس سے کھانے، پینے، لباس، دوا، سواری اور زینت کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

4. حلال خوراک کی انواع

انسانی زندگی کے بقاء کے لیے شریعت نے کئی اشیاء کو حلال قرار دیا ہے۔ ان اشیاء میں غلہ، پھل، دودھ، سبزیاں، گوشت، مچھلی، مشروبات، پانی، دودھ، شہد، نبیذ وغیرہ شامل ہیں۔

5. حرام اشیاء اور ان سے متعلق اصول

قرآن وسنت میں ہمیں حرام اشیاء سے متعلق مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی ملتی ہے ان حرام اشیاء میں مردہ جانور، بہنے والا خون اور خنزیر کا گوشت شامل ہیں۔ اسی طرح وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا گلا گھونٹنے سے یا چوٹ لگنے سے یا اونچائی سے گرنے سے یا سینگ لگنے کی وجہ سے مر گیا ہو اور جو بتوں پر ذبح کیا گیا ہو تو یہ حرام ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

{قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ}[9]

تو کہہ دے کہ میں نہیں پاتا اس وحی میں کہ مجھ کو پہنچی ہے کسی چیز کو حرام کھانے والے پر جو اس کو کھاوے، مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا ناجائز ذبیحہ جس پر نام پکارا جاوے اللہ کے سوا کسی اور کا، پھر جو کوئی بھوک سے بے اختیار ہو جاوے نہ نافرمانی کرے اور نہ زیادتی کرے تو تیرا رب بڑا معاف کرنے والا ہے نہایت مہربان۔

قرآن کریم کی سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے

{حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ}[10]

حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور خون اور گوشت سور کا اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا اور جو مر گیا ہو گلا گھونٹنے سے یا چوٹ سے یا اونچے سے گر کر یا سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندہ نے مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا اور حرام ہے جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ گناہ کا کام ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[11]

اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے۔ سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

الجامع الصحیح للمسلم میں حرمت اشیاء کی ایک علت نشہ بتلائی گئی ہے۔روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ[12]

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

مذکورہ نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ حرمت کی علت مردہ، دم مسفوح، خنزیر کا گوشت، غیر مذبوح، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور اور نشہ ہے۔

نشہ آور اشیاء سے متعلق ایک اور اصول ہمیں سنن ابی داود کی درج ذیل روایت سے ملتا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ[13]

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز کثیر نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

اس حدیث سے یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔اس قلیل مقدار میں چاہے نشہ ہو یا نہ ہو۔

6. حلت و حرمت اللہ کا حق ہے

حلت و حرمت کا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے۔سورۃ یونس میں ارشاد ہے

{قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ}[14]

تو کہہ بھلا دیکھو تو اللہ نے جو اتاری تمہارے واسطے روزی پھر تم نے ٹھہرائی اس میں سے کوئی حرام اور کوئی حلال، کہہ کیا اللہ نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر افترا کرتے ہو۔

اس آیت اور گزشتہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت و حرمت کا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے۔

قرآن کریم میں سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہے

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ}[15]

اے ایمان والو مت حرام ٹھہراؤ وہ لذیذ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دیں اور حد سے نہ بڑھو۔بیشک اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

اس آیت میں واضح طور پر حلال چیزوں کو حرام قرار دینے کی ممانعت کی گئی ہے۔

7. حالت اضطرار میں خوراک کا حکم

حالت اضطرار میں حرام کے استعمال کا کیا حکم ہے اور اس کی مقدار کیا ہے۔ اس کے متعلق ایک فقہی اصول ہے کہ

«الضَّرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَحْظُورَاتِ»[16]

ضرورتیں، ممنوع اشیاء کو مباح کر دیتی ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِه لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[17]

اس نے تم پر یہی حرام کیا ہے مردہ جانور اور خون اور گوشت سور کا اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا پھر جو کوئی بے اختیار ہو جائے نہ تو نافرمانی کرے اور نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ ہے بڑا بخشنے والا نہایت مہربان۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت اضطرار میں بقدر ضرورت حرام کے استعمال کی اجازت ہے۔

8. خوراک میں احتیاط

اگر حلال اور حرام چیز خلط ملط ہو جائے تو اس کے بارے میں قاعدہ درج ذیل ہے:

ما اجتمع الحلال والحرام إلا غلب الحرام[18]

جہاں حرام و حلال کے دونوں پہلو جمع ہو جائیں وہاں حرام ہونے کو ترجیح دی جائے گی۔

اس لیے احتیاط اسی میں ہے جن اشیاء میں حرام شامل ہو جائے ان کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

9. حرمت کی بنیادیں

مذکورہ نصوص اور تعلیمات نبوی ﷺ سے حرمت کی چند بنیادیں معلوم ہوتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

1. **تکریم و شرف**

اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ اس کی کرامت کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اس کرامت اور شرافت کی بنا پر اس کی حرمت ہے۔ اس کا کوئی عضو استعمال کرنا ممنوع ہے۔

2. **نجس**

جو چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں ان کی ایک بنیاد ان اشیاء کا نجس ہونا ہے۔ یہ بنیاد جہاں جہاں بھی پائی جائے گی وہ چیزیں حرام کے دائرے میں آئیں گی۔

3. **نشہ آوری**

تعلیمات نبوی ﷺ میں ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ بنیاد جہاں جہاں بھی ہو گی تو وہ چیزیں حرام ہوں گی۔ یہ چیزیں حرام ہوں گی چاہے قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہوں۔

4. **خبائث**

خبیث چیزیں وہ ہیں جن سے انسانی طبیعت کراہت کرتی ہے تو وہ چیزیں بھی حرام ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ الاعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ}[19]

اور حلال کرتا ہے ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں۔

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ انہیں طیبات کو حلال بتلاتے ہیں اور خبائث کو ان پر حرام بتلاتے ہیں۔

5. **مضرت**

جو چیزیں انسانی زندگی اور انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں وہ حرام ہیں اور اس حرمت کی وجہ مضرت ہے یعنی ان چیزوں کا نقصان دہ ہونا ہے۔

6. **اللہ کا نام نہ لیا جائے**

جو جانور اللہ کے نام پر ذبح نہ کیے جائیں تو وہ بھی حرام ہیں۔

7. **درندگی**

وہ جانور جو درندوں میں آتے ہیں وہ بھی حرام ہیں۔ تعلیمات نبوی ﷺ میں ایسے جانوروں کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے[20]۔

10. خوراک کی حفاظت سے متعلق تعلیمات

اسلام نے جہاں پر زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق راہ نمائی فراہم کی ہے وہیں خوراک سے متعلق بھی تعلیمات فراہم کی ہیں۔ خوراک ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے درست استعمال اور اس کی حفاظت سے متعلق اسلام میں راہ نمائی فراہم کی گئی ہے۔ خوراک چونکہ انسانی بقا کا ذریعہ ہے اس لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اس کے انتظام و انصرام سے متعلق تعلیمات نبوی میں کئی جہات سے تعلیمات فراہم کی گئی ہیں۔

کھانے کے ہر حصے میں برکت ہے اس کی طرف راہ نمائی ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ملتی ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ[21]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کی ہر حالت میں اس کے پاس حاضر ہوتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی۔ جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو جو کچھ اسے لگ گیا ہے، اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ اگر کھانے کا کوئی حصہ دستر خوان پر گر جاتا تو اسے اٹھا کر صاف کر لیتے اور اس کو کھا لیتے۔ اسی طرح کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں میانہ روی، اعتدال اور توازن کی تعلیم دی ہے۔ خوراک سے متعلق بھی قرآن کریم سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ خوراک کو استعمال کیا جا سکتا ہے اس سے ضرورت پوری کی جا سکتی ہے لیکن اس میں اسراف نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح یہ راہ نمائی بھی فرمائی گئی ہے کہ کھانا ضرورت کے مطابق کھایا جائے۔ ضرورت سے زیادہ نہ کھایا جائے۔ ضرورت سے زیادہ کھانا نہ صرف صحت کے لیے مسائل پیدا کرتا ہے بلکہ یہ کھانے کا ضیاع ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ [22]

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کسی آدمی نے ایسا کوئی برتن نہیں بھرا جو اس کے پیٹ سے زیادہ برا ہو۔ انسان کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں۔ اگر زیادہ کھانا ضروری ہی ہو تو پھر پیٹ کا تہائی حصہ کھانے کے لیے، تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے ہو۔

اسلامی تعلیمات میں صدقہ خیرات کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہیں اور اس کی ایک صورت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مسکین اور قیدی کو کھانا کھلایا جائے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

{وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا} [23]

اور وہ (نیک لوگ) کھانا کھلاتے ہیں، اس کی محبت میں، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو۔

اس طرح بھوکے کو کھانا کھلانے کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى

جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ [24]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مومن بندہ کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت کے پھل کھلائے گا، اور جو مومن بندہ کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے « الرحيق المختوم » (مہر بند شراب) پلائے گا، اور جو مومن بندہ کسی ننگے بدن والے مومن کو کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا“۔

مذکورہ تعلیمات ہمیں خوراک کی حفاظت کے لیے عملی راستہ فراہم کرتی ہیں۔ اگر ہم ان اصول کو اپنی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی میں اپنائیں گے تو نہ صرف خوراک کے ضیاع کو روک کر ملکی وسائل بچا سکتے ہیں بلکہ ایک ایسا معاشرہ بھی تشکیل دے سکتے ہیں جہاں کوئی بھوکا نہ رہے۔

نتائج تحقیق

1. اشیاء میں اصل حلت ہے۔
2. طیب اور پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔
3. جس کو شارع نے حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے جس کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے۔
4. شریعت جس چیز سے خاموش ہے وہ چیز حلال ہے۔
5. جو حلال جانور شرعی طریقے ذبح کیا گیا ہو وہ حلال ہے۔
6. اگر حلال و حرام خلط ملط ہو جائیں تو وہ حرام شمار ہو گا۔
7. جس چیز کی کثیر مقدار نشہ دیتی ہے اس کی قلیل مقدار بھی ممنوع ہے۔
8. حالت اضطرار میں حرام کی بقدر ضرورت استعمال کی اجازت ہے۔
9. خوراک کے استعمال میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے۔
10. خوراک کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔
11. بھوکوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی گئی ہے
12. کھانے کے ضیاع کو روک کر ملکی وسائل کو بچایا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات:

[1] القرآن، 80:27-31

Al-Qur'ān, 80:27–31

[2] القرآن، 106:4

Al-Qur'ān, 106:4

[3] القرآن، 5:4

Al-Qur'ān, 5:4

[4] الترمذی، محمد بن عیسی (المتوفی 279ھ)، السنن (کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک)، 1/303، حدیث نمبر 1648۔

At-Tirmidhī, Muḥammad bin ʿĪsā (d. 279 AH). *As-Sunan* (Karāchī: H. M. Saʿīd Company, Adab Manzil, Pākistān Chauk, n.d.), 1:303, Ḥadīth no. 1648.

[5] البیہقی، احمد بن الحسین (م 458ھ)، السنن الکبریٰ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ الثالثہ، 1424ھ)،(10/ 21)، حدیث نمبر: 19725۔

Al-Bayhaqī, Aḥmad bin al-Ḥusayn (d. 458 AH). *As-Sunan al-Kubrā*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah al-Thālithah, 1424 AH, 10:21, Ḥadīth no. 19725.

[6] القرآن، 5:96

Al-Qur'ān, 5:96

[7] المقدسی، عبد الرحمن بن إبراهيم (۶۲۴ھ)، العدۃ شرح العمدۃ، (القاهرۃ: دار الحدیث، 2003)، 485

Al-Maqdisī, ʿAbd ar-Raḥmān bin Ibrāhīm (d. 624 AH) (*Al-ʿUddah Sharḥ al-ʿUmdah*. al-Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, 2003), 485.

[8] الحسینی، محمد رشید بن علی رضا (ت ۱۳۵۴ھ)، تفسیر المنار (مصر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1990م)، 1/206

Al-Ḥusaynī, Muḥammad Rashīd bin ʿAlī Riḍā (d. 1354 AH). *Tafsīr al-Manār* (Eygpt: : Al-Hayʾah al-Miṣriyyah al-ʿĀmmah lil-Kitāb, 1990) , 1:206.

[9] القرآن، 6:145

Al-Qur'ān, 6:145

[10] القرآن، 5:3

Al-Qur'ān, 5:3

[11] القرآن، 5:90

Al-Qur'ān, 5:90

[12] قشیری، مسلم بن الحجاج (المتوفی 261ھ)، الجامع الصحیح (کراچی: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، ط2، 1956ء)، 2/ 168، حدیث نمبر 3735

Qushayrī, Muslim bin al-Ḥajjāj (d. 261 AH). *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ*. Karāchī: Qadīmī Kutub Khānah, muqābil Ārām Bāgh, ṭabʿah ṯāniyah, 1956, 2:168, Ḥadīth no. 3735.

[13] ابو داود، سلیمان بن الأشعث (المتوفی 275ھ)، السنن، (کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک)، 2/ 162، حدیث نمبر –3196

Abū Dāwūd, Sulaymān bin al-Ashʿath (d. 275 AH). *As-Sunan* (Karāchī: H. M. Saʿīd Company, Adab Manzil, Pākistān Chauk, n.d.), 2:162, Ḥadīth no. 3196

[14]القرآن،59:10

Al-Qur'ān, 10:59

[15]القرآن،87:5

Al-Qur'ān, 5:87

[16]ابن نجیم، زین الدین بن ابراھیم(970ھ)، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ النُّعْمَانِ(بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الأولی، 1419ھ)، 73

Ibn Nujaym, Zayn ad-Dīn bin Ibrāhīm (d. 970 AH). *Al-Ashbāh wa an-Naẓā'ir ʿalā Madhhab Abī Ḥanīfah* , 73.)Bayrūt, Lubnān: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1419 AH (*an-Nuʿmān*

[17]القرآن،2:173

Al-Qur'ān, 2:173

[18]السبکی، عبد الوھاب بن علی(ت ۷۷۱ھ)، الأشباہ والنظائر (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الأولی 1411ھ)، 1/380

As-Subkī, ʿAbd al-Wahhāb bin ʿAlī (d. 771 AH). *Al-Ashbāh wa an-Naẓā'ir* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1411 AH), 1:380.

[19]القرآن،7:157

Al-Qur'ān, 7:157

[20]بخاری، محمد بن اسماعیل(256ھ)، الجامع الصحیح (کراچی: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، ط2، 1961ء)، 2/830، حدیث نمبر 5104۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl (d. 256 AH). *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ* (Karāchī: Qadīmī Kutub Khānah, muqābil Ārām Bāgh, ṭabʿah ṯāniyah, 1961), 2:830, Ḥadīth no. 5104.

[21]مسلم، الجامع الصحیح، 2/176، حدیث نمبر 3794۔

Muslim. *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ*. 2:176, Ḥadīth no. 3794

[22]ترمذی، السنن، 2/63، حدیث نمبر 2302۔

At-Tirmidhī. *As-Sunan*. 2:63, Ḥadīth no. 2302.

[23]القرآن،8:76

Al-Qur'ān, 76:8

[24]ترمذی، السنن، 2/71، حدیث نمبر 2373۔

At-Tirmidhī. *As-Sunan*. 2:71, Ḥadīth no. 2373.